سوال

(494) قرآن میں جس فرقہ کا ذکر ہے اس سے مراد؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کس فرقہ پر کاربند رہنے کا حکم دیا ہے، جبکہ قرآن کریم میں تو فرقہ بندی سے منع کیا گیا ہے، نیز یہ بھی آگاہ فرمائیں کہ کس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 73 فرقوں کا ذکر کیا ہے؟

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے اور ہمیں فرقہ بندی سے بھی سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ کیا اہل حدیث ایک فرقہ نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن پاک میں ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کسی خاص فرقہ پر کاربند رہنے کا حکم نہیں دیا، بلکہ اس سلسلہ میں ہدایت جاری کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ [۳/آل عمران: ۱۰۳]

حبل اللہ، یعنی اللہ کی رسی سے مراد اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات و معمولات ہیں۔ جب تک امت ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھے گی، کبھی گمراہی سے دوچار نہیں ہوگی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں گمراہ نہیں کرسکے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میرا طریقہ ہے۔'' [مستدرک حاکم، العلم: ۳۱۹]

فرقہ سازی، فرقہ پروری اور فرقہ پرستی سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور روشن دلائل آنے کے بعد آپس میں اختلاف کرنے لگے۔'' [۳/آل عمران: ۱۰۵]

نیز فرمایا کہ ''جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقوں میں تقسیم ہوگئے، ان سے آپ کو کوئی سروکار نہیں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔'' [۶/الانعام: ۱۶۰]

آیت کریمہ میں ''لوگوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں جو نفسانی خواہشات اور حصول اقتدار کی بنا پر مختلف گروہوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہودی اکہتر (71) فرقوں میں اور نصاریٰ بہتر (72) گروہوں میں بٹ گئے۔ آخر کار میری امت تہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں ایک فرقہ کے

علاوہ سب دوزخی ہوں گے۔ ''عرض کیا گیا کہ وہ نجات یافتہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ''جو اس راستہ پر چلیں گے جس پر میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم گامزن ہیں۔'' [ترمذی، الایمان: ۲۶۴۱]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر گمراہ فرقے کی بنیاد کوئی اختراعی عقیدہ یا خود ساختہ عمل ہوتا ہے۔ لہٰذا مسلمان کو اس بات کی تحقیق کر لینی چاہیے کہ اس کا کوئی عقیدہ یا عمل ایسا تو نہیں ہے جو عہد رسالت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں پایا جاتا ہو۔ اگر کسی عقیدہ یا عمل کا ثبوت کتاب و سنت سے نہیں ملتا تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ گمراہی میں مبتلا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔'' [۴۲/الشوریٰ: ۱۳]

واضح رہے کہ لوگوں میں اختلاف اور تفرقہ، اس لئے نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی ابہام یا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی الجھن ہے۔ جس کی لوگوں کو پوری طرح سمجھ نہیں آتی بلکہ اس کی اصل وجہ اپنا اپنا جھنڈا اونچا کرنے کی خواہش یا مال و جاہ کی طلب ہوتی ہے، پھر اس کے بعد باہمی ضد اور ایک دوسرے کو زک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ وہ اسباب ہیں جو لوگوں کو دین کی کشادہ راہ اور سیدھے راستہ سے ہٹا کر مختلف پگڈنڈیوں پر ڈال دینے کا باعث ہوئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''ان لوگوں میں فرقہ بندی اس وقت پیدا ہوئی جب وہ ضد بازی پر اتر آئے، حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس علم وحی آچکا تھا۔'' [۴۲/الشوری: ۱۴]

الحمدللہ! جماعت اہل حدیث کے منہج اور طرز عمل میں فکر و عقیدہ اور عمل و کردار کے اعتبار سے کوئی کجی نہیں ہے، کیونکہ یہ لوگ اس دین کو تھامے ہوتے ہیں، جن پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل پیرا تھے ان کی شناختی علامت یہ ہے:

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفی برجان مسلم داشتن

جماعت اہل حدیث کے عقیدہ و عمل کو درج ذیل حدیث کی روشنی میں دیکھا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے احکام کو قائم رکھے گا۔ ان کی تکذیب کرنے والے یا انہیں رسوا کرنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے حتی کہ جب قیامت آئے گی تو یہ لوگ احکام الٰہی پر کاربند ہوں گے۔'' [صحیح بخاری: ۷۴۶۰]

یہی وہ اجنبی لوگ ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک باد دی ہے: ''کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو میرے اس طریقہ کی اصلاح کرتے ہیں جسے مختلف لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا۔'' [ترمذی، الایمان: ۲۶۳۰]

جماعت اہل حدیث کے افراد عملی کوتاہی کا شکار تو ہو سکتے ہیں لیکن من حیث الجماعت فکر و عمل کی کوتاہی سے محفوظ ہیں، باقی رہا اہل حدیث نام کا مسئلہ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ یہ ایک لقب ہے جو اصحاب الرائے اور روافض سے ممتاز ہونے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ اگرچہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ ''اس سے قبل ازیں بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس (قرآن کریم) میں بھی مسلم ہی رکھا ہے۔'' [۲۲/الحج: ۷۸]

تاہم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں کو ''مہاجرین اور انصار'' کے لقب سے بھی یاد فرمایا ہے۔ [۹/التوبہ: ۱۰۰]

متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی صفات کی وجہ سے مہاجر و انصار میں تقسیم فرما کر ان کی طرف منسوب کر دیا اس سے معلوم ہوا کہ جس فرد یا جماعت میں کوئی خاص امتیازی وصف ہو تو مسلمین میں شمولیت کے باوجود ان صفات کی طرف ان کا انتساب کوئی معیوب چیز نہیں ہے اور نہ ہی اسے بدعت کہا جا سکتا ہے۔ اہل حدیث لقب کے جائز ہونے پر محدثین کرام اور تمام سلف صالحین کا اجماع یہی ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور سے لے کر چودھویں صدی ہجری کے نصف تک کسی نے بھی اس لقب کو بدعت نہیں کہا، پھر حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم مسلمین کو ان کے ناموں کے ساتھ پکارا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نام مسلمین، مؤمنین اور عباد اللہ رکھے ہیں۔'' [مسند امام احمد، ص: ۱۳۰، ج ۴]

اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کردینے والے کو ''مسلم'' کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ہر نبی پر ایمان لانے والی قوم مسلم ہی تھی۔ اس اعتبار سے ہم بھی مسلم ہیں لیکن جب اس مسلم قوم میں بدعات کا رواج ہوا تو امتیازی طور پر انہیں اہل حدیث یا اصحاب الحدیث کہا جانے لگا۔ گویا مسلم ذاتی اور اہل حدیث ایک صفاتی نام ہے۔ اہل رائے اور اہل بدعت کے مقابلہ میں اہل حدیث کا لقب اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آخر ہم لوگ اپنی پہچان کے لئے اپنے نام الگ رکھ لیتے ہیں تو بحیثیت جماعت اہل حدیث صفاتی نام رکھنے میں کیا قباحت ہے۔ اس حدیث کی مخالفت کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ کم از کم اپنے پیر حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی بات ہی مان لیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اہل السنہ کا نام اہل حدیث ہے۔ [غنیۃ الطالبین مترجم فارسی، ص: ۲۱۲]

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:489